Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۹ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ ۔ یکم وفا ۱۳۵۲ ہش ۔ یکم جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۴۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِصلاح کا طریق وہی مفید ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو

اگر انفرادی تجویزوں اور منصوبوں سے قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر بعثتِ انبیاء کی کیا ضرورت تھی؟

"اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو۔ اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی کچھ حاجت نہ رہتی جب تک کامل طور پر ایک مرض کی تشخیص نہ ہو اور پھر پورے وثوق کے ساتھ اس کا علاج معلوم نہ ہو، کامیابی علاج میں نہیں ہو سکتی۔

اِسلام کی جو حالت نازک ہو رہی ہے وہ ایسے ہی طبیبوں کی وجہ سے ہو رہی ہے جنہوں نے اِس کی مرض کو تو تشخیص نہیں کیا اور جو علاج اپنے خیال میں گذرا اپنے مفاد کو مدِّنظر رکھ کر شروع کر دیا۔ مگر یقیناً یاد رکھو کہ اصل مرض اور علاج سے یہ لوگ محض ناواقف ہیں۔ اس کو وہی شناخت کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ میں ہوں۔ . . . . . یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اُسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔ نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کر سکتیں۔ بلکہ ان کلمات کے اندر ایک رُوح ہونی چاہیئے۔ پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اُس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اُس نے کیا سمجھا؟

اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْرٌ کا جب سوال ہوگا تو پتہ لگے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ؎

خدا را بخدا تواں شناخت

اور یہ ذریعہ بغیر امام کے نہیں مل سکتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اُس کی تجلیات کا مورد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃً الْجَاھِلِیَّۃِ۔ یعنی جس نے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کیا وُہ جہالت کی موت مر گیا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳۰ ؍احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پر گرمی کا اثر ابھی چل رہا ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۳۰ ؍احسان ۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے پہلے تو گرمی کی شدت کا ذکر کرتے ہوئے اپنی صحت کیلئے دعا کی تحریک فرمائی اور پھر اجتماعی رنگ میں دعا کرنے کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے جو اُسکی رحمت اور اُسکے فضل کا موجب ہو۔ (چنانچہ نماز جمعہ کی دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں اجتماعی دعا کی گئی)

اس کے بعد حضور نے علم اور ایمان کے بنیادی فرق کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ علم کسی شئے کو پوری طرح اور بغیر کسی اشتباہ کے جان لینے کو کہتے ہیں۔ اور ایمان میں بنیادی طور پر کچھ غیب کی باتوں کو مان لینا لازمی ہوتا ہے۔ حضور نے ایمان بالغیب کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں میلان طبع کی نسبت یقین کیطرف زیادہ ہوتا ہے کیونکہ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو پہلے غیب میں تھیں لیکن بعد میں ہمارے سامنے پوری ہو گئیں جن کی وجہ سے باقی غیب کی باتوں کے پورا ہونے کے قرائن قویہ مرجحہ موجود ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں غلبۂ اسلام کی مہم کی کامیابی بھی اسوقت ایمان بالغیب کا ایک حصہ ہے جسکے پورا ہونیکے قرائن قویہ موجود ہیں۔ ہماری جماعت کے مردوں، عورتوں، بڑوں اور چھوٹوں سب کے قلوب میں یہ یقین ہونا چاہیئے کہ یہ غلبہ ایک نہ ایک دن ضرور اسلام کو حاصل ہو کر رہے گا۔ اس ایمان کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انہیں قربانیوں کی توفیق دیگا اور پھر وہ لذت اور ثواب حاصل کریگا جو ایمان کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ اللہ ہم سب کو اس ایمان پر قائم رہنے اور اس کے نتیجہ میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم مولینا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے تاہم ابھی کمزوری اور ضعف بہت ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولینا صاحب موصوف کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم وفا ۱۳۵۲ھ

غلبۂ اسلام کے ضامن دو بنیادی اوصاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کا حکم دے کر مسلمانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائیں اور پھر اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر قابو پانے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے اگلی ہی آیت میں مسلمانوں کو دو وصف اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور وہ ہیں تقویٰ اور احسان۔ جیسا کہ تبلیغ کا حکم دینے کے بعد فرمایا۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۝ (النحل آیت ۱۲۹) یقیناً اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا ہو اور جو نیکوکار ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ تقویٰ اور احسان کی صفات سے اپنے آپ کو متصف رکھیں گے تو تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے دوران انہیں اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل رہے گی اور وہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے میں کامیاب رہیں گے۔ اگر دیکھا جائے تو تقویٰ اور احسان ان دونوں کا تبلیغِ اسلام سے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں صفات سے متصف ہوئے بغیر مسلمان اشاعتِ اسلام کا فریضہ کما حقہ ادا کرنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ لیکن تقویٰ کے معنے صرف گناہوں سے بچنا نہیں ہیں اور نہ ہی احسان کے معنے نیکیاں بجالانے تک محدود ہیں۔ یہ دونوں الفاظ لغت کی رُو سے بہت وسیع معانی پر مشتمل ہیں اور اشاعتِ اسلام کے ساتھ انکے گہرے تعلق کو سمجھنے کیلئے ان کے معانی کی وسعت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔

اِتَّقٰی کا لفظ وَقٰی سے باب افتعال کا فعل ماضی ہے۔ وَقٰی کے معنے ہیں بچایا، حفاظت کی۔ اور اِتَّقٰی کے معنے ہیں بچا، اپنی حفاظت کی۔ مگر دینی محاورہ کی رُو سے اسکے معنے معصیت اور بُری اشیاء سے بچنے کے ہیں۔ اسی طرح وِقَایَہ کے معنے ڈھال یا اُس ذریعہ کے ہیں جس سے انسان اپنے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔ اسی لئے اِتِّقَاء کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے آئے تو انہی معنوں میں آتا ہے یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کو گناہوں سے اپنے بچاؤ، حفاظت اور نجات کے لئے بطور ڈھال بنالیا۔ ان معنوں کی رُو سے متقی وہ ہوتا ہے جو ہر قسم کی معصیت کے خلاف خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالے اور کلی طور پر اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں آجائے۔ اسی طرح احسان کے معنے ہوتے ہیں کہ انسان خود اپنے علم اور عمل میں نیکی کو مدنظر رکھے اور اس میں بدی کا دخل نہ ہونے دے نیز دوسروں کے ساتھ بغیر کسی بدلہ کی توقع کے نیکی کا سلوک کرے۔ اس لحاظ سے محسن اُس شخص کو کہتے ہیں جو خود نیکیاں بجالانے میں اعلیٰ مقام پر فائز ہو، اور دوسروں کو بھی نیکیاں بجالانے کے قابل بنائے۔ متقی اور محسن کے ان معنوں کی رُو سے متقی وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے آپ کو خدا کی پناہ اور حفاظت میں لے آئے اور محسن اُس شخص کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں آنے کے بعد دوسروں کو بھی خدا تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں لانے کی کوشش کرے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ النحل کی مذکورہ بالا آیت (آیت ۱۱۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"متقی انسان وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کر لے اور اتنا بڑھا لے کہ خدا تعالیٰ خود اس کی سپر بن جائے اور اس کا محافظ ہو جائے۔ اور محسن وہ ہے جو خود حفاظت میں آجانے کے بعد دنیا کو بھی خدا کی حفاظت میں لانے کی کوشش کرے۔ پس محسن کا درجہ متقی سے اعلیٰ ہے۔

بعض لوگ خود بہت نیک ہوتے ہیں مگر دوسروں کو بچانے کی فکر نہیں کرتے۔ اور بعض دوسروں کی فکر تو کرتے ہیں مگر اپنی ذاتی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کامل معیت حاصل کرنے کے لئے دونوں باتیں ضروری ہیں یعنی معیت حاصل کرنے کا متمنی متقی بھی ہو اور محسن بھی۔"

(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۲)

تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے حکم کے معاً بعد خدا تعالیٰ کی معیت حاصل کرنے کے لئے متقی اور محسن بننے کی تلقین سے صاف ظاہر ہے کہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں مسلمانوں کا دو صفات سے متصف ہونا ضروری ہے یعنی یہ کہ وہ متقی بھی ہوں اور محسن بھی۔ نہ صرف یہ کہ خود ہر بدی سے پرہیز اور مسابقوا الی الخیرات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت انہیں حاصل ہو بلکہ ان کے اندر دوسروں کو بھی خدا تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں لانے کا جوش موجزن ہو۔ جب تک تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے والی جماعت کے افراد کی یہ کیفیت نہ ہو، اُس وقت تک اسے اس میدان میں کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ پس تقویٰ اور احسان دو ایسی صفات ہیں کہ مسلمان ان سے متصف ہوئے بغیر تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے اور اس میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے۔

آج جماعتِ احمدیہ کو دُنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے اور اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی جو غیر معمولی توفیق مل رہی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو اپنی قوتِ قدسیہ کے زیر اثر تقویٰ اور احسان کے اوصاف سے متصف کر دکھایا تھا اور اب خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعتِ احمدیہ کے افراد بحمد اللہ تعالیٰ انہی دو اوصاف سے مسلسل متصف ہوتے چلے آرہے ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ آج رُوئے زمین پر خدا تعالیٰ کے یہی وہ منتخب بندے ہیں کہ جن کی مجاہدانہ کوششوں کے نتیجہ میں اسلام مشرق و مغرب میں پھیل رہا ہے اور اس شان سے پھیل رہا ہے کہ غلبۂ اسلام کے آثار دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتے جارہے ہیں۔

احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا یہ ایک اہم اور بنیادی فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو تقویٰ اور احسان سے متصف رکھنے میں خاص تعہد سے کام لیں تا اللہ تعالیٰ کی معیت کا غیر معمولی شرف ہمیں حاصل رہے اور ہم مخالفینِ حق کی ریشہ دوانیوں اور منصوبوں اور مکروں کے خلاف خدا تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں رہتے ہوئے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہوتے چلے جائیں اور باقی دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کی پناہ اور امان میں لانے کا وسیلہ ٹھہریں۔

"ناصرِ دیں کا جھنڈا اُٹھائے رہوں"

تیری اُلفت میں ایسا مگن میں ہوا۔ ساری دُنیا کا سب کچھ فراموش ہے
یُوں پلا دے محبت کی مے ساقیا لوگ کہنے لگیں کہ بلا نوش ہے

ہر قدم ہر قدم تیرا لطفِ اتم تیرے لطفِ اتم سے ہے اپنا بھرم
جس پہ ہو جائے تیری نگاہِ کرم اُسکو اپنے پرائے کا کب ہوش ہے

ہوچکا ہے یہ اذنِ خدائے جہاں "تیرے گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے جہاں"
دیکھ لینا بہت جلد ہوگا عیاں کہ سپاہِ ملائک بھی ہم دوش ہے

ہو زمانہ مخالف تو میں کیا کروں دینِ احمد کی تبلیغ کرتا پھروں!
ناصرِ دیں کا جھنڈا اُٹھائے رہوں۔ اب تو رگ رگ میں میری یہی جوش ہے

جب تیرا نام ہونٹوں پہ آنے لگا۔ سینہ خانۂ دِل جگمگانے لگا
پڑھ کے صلِّ علیٰ پڑھ کے صلِّ علیٰ کیف سے جھومتا آج مدہوش ہے

(عبدالرحیم مدہوش رحمانی۔ کرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلنگھم (انگلستان) میں عیسائیوں سے نہایت کامیاب مناظرہ

مذہبی مجالس میں اسلام کی کامیاب اور مؤثر نمائندگی

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے نائب امام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اہم اغراض میں سے ایک غرض کسر صلیب ہے جس کے بارہ میں خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد ظاہری صلیب کو توڑنا نہیں بلکہ دلائل و براہین کے لحاظ سے اس عیسائی مذہب کو شکست دینا ہے جس کی ظاہری علامت صلیب کا نشان ہے۔ ہر صاحب بصیرت انسان حضور علیہ السلام کی عظیم الشان خدمات کو دیکھ کر یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ واقعی جس عمدہ طریق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی مذہب کو دلائل و براہین کے میدان میں شکست فاش دی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

کسر صلیب کا یہ شاندار ظہور ایک زندہ حقیقت ہے۔ یہ ایک ایسی تابندہ اور پُرشوکت حقیقت ہے کہ اس کا پرتو ہر جگہ اور ہر وقت بچشم خود مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسیح اور مؤثر خدمت اسلام کا منفرد اعزاز عطا کیا ہے۔ اس جماعت کے افراد اپنے دلوں میں خدمت اسلام اور تبلیغ اسلام کا بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں اور جب بھی کسی غیر مسلم خاص طور پر کسی عیسائی سے ایک احمدی کی گفتگو ہوتی ہے تو کسر صلیب کا نظارہ تصویری زبان میں سامنے آنے لگتا ہے۔ ایک احمدی کے ہاتھ میں کیا ہے؟ نہ کوئی ظاہری ہتھیار ہے اور نہ کوئی دنیاوی وجاہت۔ اس کے ہاتھ میں فضیلت اسلام ثابت کرنے اور کسر صلیب کے لئے ایک ہی ہتھیار ہے اور وہ ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ علم کلام جس کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے اور جس کے ذریعہ کسر صلیب کے لئے براہین قاطعہ اس کثرت سے مہیا کر دیئے گئے ہیں کہ کسی عیسائی کو خواہ کتنا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو مقابل پر ٹھہرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ ان دلائل کے آگے عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگتا ہے۔

ابھی پچھلے دنوں جلنگھم کے قریب RAINHAM کے مقام پر عیسائیوں سے ایک بہت دلچسپ اور کامیاب مناظرہ منعقد ہوا۔ جلنگھم جماعت کے ممبر کے ذریعہ جب CHURCH OF JESUS CHIRST کے پادری BROTHER RUSSELL نے مناظرہ کی دعوت دی تو محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے اس کو خوشی سے منظور کر لیا۔ [illegible] کی شام کو ان کے چرچ میں مباحثہ شروع ہوا۔ صدر جلسہ نے پہلے عیسائی پادری کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ تقاریر کے لئے یہ موضوع پہلے سے مقرر تھا کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے ہیں؟ پادری رسل نے جو مارمن چرچ سے تعلق رکھنے والے تھے۔ زیادہ وقت اپنے مخصوص عقائد کے بیان میں صرف کیا اور آخر پر بتایا کہ سابقہ پیشگوئیوں اور بائیبل کے بیانات سے نظر آتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری کی آمد کا مقصد صرف اپنے آپ کی قربانی دینا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور انہوں نے بنی نوع انسان کو گناہوں سے چھڑانے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔

مکرم محترم امام صاحب نے جوابی تقریر میں اس امر کو بدلائل ثابت کیا کہ اگرچہ حضرت مسیح ناصری کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا تو تھا لیکن وہ صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ آپ نے نہایت اختصار لیکن وضاحت کے ساتھ بائیبل سے قریباً ایک درجن دلائل اپنے موقف کی تائید میں پیش کئے۔ آپ نے دلائل بیان کرنے کے بعد بتایا کہ تاریخ، عقل، انصاف، طب غرضیکہ ہر پہلو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت مسیح ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ محترم امام صاحب نے دلائل کو ایسی عمدہ ترتیب اور صراحت سے مؤثر انداز میں بیان کیا کہ سامعین پر بہت گہرا اثر ہوا۔ عیسائی سامعین کے چہروں پر حیرت اور فکرمندی کے نشانات نمایاں محسوس ہو رہے تھے۔

تقاریر کے بعد سوالات کا وقفہ تھا جس میں حاضرین نے مقررین سے سوالات دریافت کئے۔ سوال و جواب کے دوران بھی ایک بات جس کو اس مجلس میں موجود ہر شخص نے محسوس کیا یہ تھا کہ عیسائی پادری اصل سوال کا جواب دینے کی بجائے غیر ضروری تفاصیل میں الجھ جاتا تھا۔ محترم امام صاحب نے برجستہ جواب دئے اور کئی امور کی مزید وضاحت کی۔ راقم الحروف نے عیسائی پادری سے یہ سوال کیا کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کا مقصد صرف جان دینا تھا تو انہوں نے حادثہ صلیب سے قبل آہ و زاری سے دعائیں کیوں کیں؟ پادری صاحب نے جواباً کہا کہ دعا کرنے کی وجہ تو یہ تھی کہ وہ انسان ہونے کی وجہ سے ہولناک صورت سے گھبرا رہے تھے۔ اس موقعہ پر محترم امام صاحب نے کہا کہ پادری صاحب کا یہ جواب قابل پذیرائی نہیں اول تو خدا کے ایک نبی کو اس گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ تو خدا سے تائید یافتہ ہوتا ہے دوسرے اگر جان دینا ہی مقصود تھا اور یہ بات پوری ہوتی نظر آ رہی تھی تو اس میں گھبرانے کی کیا بات تھی یہ تو خوش ہونے کا موقع تھا۔ پھر یہ بات بھی دیکھنے والی ہے کہ عیسائی مذہب میں کئی لوگوں نے ہنستے کھیلتے اپنی جانیں دین کی خاطر قربان کر دیں کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنے ان پیروکاروں سے بھی (نعوذ باللہ) کمزور ایمان کے تھے کہ موت کو سامنے دیکھ کر گھبرا گئے۔

پادری صاحب سے ایک اور سوال یہ دریافت کیا گیا کہ بائیبل میں گناہ کی دو سزاؤں کا ذکر ہے جو کفارہ پر ایمان لانے سے بقول ان کے معاف ہو جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کو بچہ کی ولادت کے وقت تکلیف ہوتی ہے کیا کفارہ پر ایمان لانے والی عیسائی عورتوں کی یہ صورت نہیں ہے؟ پادری صاحب نے کہا کہ اگرچہ ظاہری طور پر عیسائی عورتیں اس تکلیف سے مستثنیٰ تو نہیں لیکن وہ اس تکلیف میں خداوند یسوع مسیح کے نام پر راحت محسوس کرتی ہیں۔ قبل اس کے کہ ہماری طرف سے اس موقع پر کچھ کہا جاتا سامعین میں سے ایک عیسائی خاتون کھڑی ہوئیں اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں کئی بچوں کی ماں ہوں اور میں یہ بتانا اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ ابھی پادری صاحب نے جو بات کہی ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ میں ذاتی طور پر کہہ سکتی ہوں کہ میں بچہ کی ولادت کی تکلیف میں ہرگز راحت محسوس نہیں کرتی!

اس خاتون کا یہ کہنا تھا کہ پادری صاحب کے سارے بیان کی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی اور مزید یہ کہ سامعین میں موجود بیسیوں خواتین نے خاموش رہ کر اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ کفارہ پر ایمان لانے کے باوجود عیسائیت کے مطابق گناہ کی ظاہری سزا ساقط نہیں ہوئی۔

الغرض یہ مباحثہ ایک نہایت کامیاب مناظرہ ثابت ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کو نمایاں غلبہ حاصل ہوا۔ محترم امام صاحب نے اس تین گھنٹہ کی مجلس میں عیسائیت کے خلاف متعدد دلائل پیش کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ دلائل کو اس عمدگی سے پیش کیا کہ ہر ایک نے اس بات کو اچھی طرح محسوس کیا بلکہ صاحب صدر نے مباحثہ کے آخر پر اس بات کا اظہار بھی کیا کہ عیسائی مناظر کے پاس کوئی حقیقی جواب نہ تھا۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام کا میدان بہت وسیع ہے اسلام کے بارہ میں تقریر کرنے اور لوگوں کو حقیقی اسلام سے آگاہ کرنے کے مواقع کثرت سے ملتے رہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں خاکسار کو انگلستان کے ایک شہر STRATFORD UPON AVON میں جو ولیم شیکسپیئر کی جائے ولادت ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔ ایک مذہبی کانفرنس میں شمولیت کا موقع ملا۔ اس اجلاس میں دیگر مقررین نے موجودات [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ اسلام کے بارہ میں تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے اسلام کے بارہ میں تقریر کی اور خاص طور پر اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کا ذکر کیا۔ اس تقریر کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا کہ وقفہ سوالات میں سب سے زیادہ دلچسپی کا اظہار اسلام کے بارہ میں کیا گیا۔ اکثر سوالات اسلام کے بارہ میں دریافت کئے گئے۔ جن کے جوابات دیتے وقت مزید باتیں پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ حاضرین میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

اس کے علاوہ ایک اور مجلس میں بھی بہت عمدہ موقع احمدیت کی تبلیغ کا میسر آیا۔ لندن میں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی ایک مشترکہ تنظیم کے اجلاس میں آرچ بشپ تھیوڈولی بلوم نے تقریر کی۔ میرے ایک احمدی ساتھی نے فاضل مقرر سے تقریر کے بعد یہ سوال دریافت کیا کہ کیا ان تینوں مذاہب کے لوگ مسیح کی آمد کے منتظر ہیں؟

آرچ بشپ نے کہا کہ یہودی حضرت مسیح کی آمد اور عیسائی اس کی آمد ثانی کے منتظر ہیں اور میرا خیال ہے کہ عمومی طور پر مسلمان بھی اس کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ حاضرین میں اسلامک کلچرل سنٹر لندن کے ایک نمائندہ اور ووکنگ مسجد کے سابق امام محمد طفیل بھی تھے جنہوں نے اس موقع پر یک زبان اس بات کی تائید کی۔ اس موقع پر خاکسار نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر ایک ضروری بات سے آپ لوگوں کو آگاہ کروں جو یہاں پر موجود اکثر لوگوں کے لئے ایک نئی خبر ہوگی میں نے بتایا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت جس کا نام جماعت احمدیہ ہے یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہے میں نے مختصراً حضور کا دعویٰ اور تعارف پیش کیا۔ اجلاس کے بعد حاضرین سے انفرادی طور پر بھی بات چیت کا موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ تبلیغ اسلام کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اسلام اور احمدیت کے پیغام کی اشاعت کی سعادت مل رہی ہے اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو شرف قبولیت عطا کرے اور بہت جلد اس ملک کے لوگوں کے دلوں میں اسلام سے دلچسپی اور محبت پیدا کر دے۔ تا یہ اس نور کو پہچان سکیں اور اپنی زندگیوں کو منور اور بہتر بنا سکیں۔

آمین۔

محترم شیخ عبدالعزیز صاحب کا ذکر خیر

مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب۔ ربوہ

میرے چچا جان محترم شیخ عبدالعزیز صاحب ۱۱؍مئی ۱۹۷۳ء کو بروز جمعہ وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے دن مرحوم نے نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر مسجد مبارک میں ادا کی، درس سنا اور اس کے بعد سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ ناشتہ کے بعد گیارہ بجے تک دکان پر بھی بیٹھے رہے اس کے بعد جمعہ کی نماز کی تیاری کے لئے گھر تشریف لے گئے۔ بالعموم آپ کو کھانا کھانے کے بعد سینہ میں درد محسوس ہوتا تھا۔ وفات کے روز کھانا کھا کر جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لے جا رہے تھے کہ یہ درد محسوس ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد شدت اختیار کر گیا۔ مسجد پہنچ کر آپ مسقف حصہ میں دو رکعت سنت ادا کر کے تشہد میں بیٹھے تو تشہد کی حالت میں ایک طرف گر گئے۔ عام اندازہ یہی تھا کہ شدت گرمی کی وجہ سے بیہوش ہو گئے ہیں ڈاکٹر صاحبان کو فوری طبی امداد کے لئے بلایا گیا اور انہوں نے دل کو حرکت میں لانے اور مصنوعی سانس کے لئے بھرپور کوشش کی لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے۔

آپ ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد شیخ رحیم بخش صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ آپ کے دادا شیخ الٰہی بخش صاحب کا نام دو اشتہار نکلنے کے سلسلہ میں آیا ہو۔ شاہد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی ص ۵۳۰ پر درج فرمایا ہے۔ چار پانچ سال کی عمر تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا آباؤ اجداد کا پیشہ تجارت تھا اس لئے معمولی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ تجارت میں مشغول ہو گئے خاکسار کے والد محترم شیخ عبدالکریم صاحب ۱۹۴۴ء میں وفات پا گئے اور اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑ گئے جو سب کے سب کم عمر تھے۔ اس وقت چچا جان کی عمر ۳۲ سال تھی محترمہ دادی صاحبہ مرحومہ کی تحریک پر آپ نے ہماری والدہ سے شادی کر لی۔ اور پانچ بچوں کی کفالت کا بوجھ اٹھایا۔ شادی کے بعد آپ نے عہد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا تو میں اس کو دین کی راہ میں وقف کر دوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک لڑکا (عزیزم شیخ سجاد احمد خالد) عطا فرمایا آپ نے اسے بی اے تک تعلیم دلا کر مرکز کے سپرد کر دیا جب وہ شاہد کا امتحان پاس کر کے فورٹ عباس میں بطور مربی سلسلہ تعینات ہے۔ عزیزم سجاد احمد کے ربوہ آ جانے کے بعد محترم چچا جان نے بوجہ شوگر کا [illegible] اور اکثر بازو پر فالج کا ضعف پیدا ہو جانے کی وجہ سے بہت تکالیف اٹھائیں انہیں باقاعدہ پر کاروبار میں مدد کے لئے ایک مخلص اور خیر خواہ دوست کی ضرورت تھی مگر آپ عزیز موصوف کو یہی نصیحت فرماتے رہے کہ تم میری فکر نہ کرو اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ رکھو اور میری خواہش کے مطابق ایک کامیاب مبلغ بنو۔ یہیں پر بس نہیں۔ عزیزم سجاد احمد کی شادی ۱۵؍مارچ ۷۳ء کو ہوئی۔ اپنی وفات سے چند روز قبل محترم چچا جان نے اس سے یہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں لڑکا عطا کیا تو اس کو دین کی راہ میں وقف کر دینا۔ خدا کرے کہ وہ اپنے والد مرحوم کی اس خواہش کو پورا کرنے والا ہو۔

۱۹۲۵ء میں آپ نے وصیت کی ۱۹۳۶ء میں آپ نے حصہ جائیداد کی وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کر دی۔ جماعت کی دیگر مالی تحریکات میں بھی آپ اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیتے تھے۔

آپ نے چالیس سال تک تجارت کی مگر دیانتداری کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جو ایک سچے مسلمان اور احمدی کا طرہ امتیاز ہے۔ گجرات میں حسن چوک میں آپ کی دکان تھی وہ مخالفین کا گڑھ تھا۔ ان کی ہمیشہ کوشش ہوتی تھی کہ کس طرح ان کو یہاں سے نکلوا دیا جائے یا کاروبار کو معطل کیا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنی کوشش میں ناکام رہے۔ آپ نے دکان پر ایک بڑا تختہ سیاہ رکھا ہوا تھا جس پر آپ ایک دو اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مبارکہ سے لکھا کرتے تھے تعلیم یافتہ طبقہ تک تبلیغی لٹریچر پہنچاتے اور انفرادی تبلیغ کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ زیادہ تر احباب کو سلسلہ کا لٹریچر اپنے خرچ پر لے جاتے بلکہ آپ خود خرید کر لیتے۔ اس کے نام بھی محفوظ رکھتے ۱۹۷۲ء خلافت لائبریری ربوہ کے اخبارات کی ایک فہرست میں شائع ہوئی تھی آپ نے ۱۹۲۰ء سے قبل کے بعض فائل لائبریری کو تحفۃً مہیا کر دیئے۔

مرحوم تہجد گزار، پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنے والے، ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھنے والے اور کم گو انسان تھے۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اعلان نکاح

میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ عابدہ طیبہ بنت عبدالشکور قریشی احمدی حال سوئٹزرلینڈ کا نکاح مورخہ ۱۵ مئی کو ہمراہ چوہدری نسیم الحق صاحب اسسٹنٹ [illegible] نیشنل کیمیکل اینڈ انڈسٹریز ابن ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب (مرحوم) آف [illegible] مکرم جناب محمد شفیع صاحب اشرف [illegible] سلسلہ احمدیہ لاہور نے [illegible] بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(منجانب قریشی الحسینی [illegible] لاہور)

ولادت

۱۱؍جون کو عزیزم شیخ فضل احمد [illegible] ابن ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ۔ نومولود محترم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائلپور کا نواسہ اور محترم سیٹھ [illegible] محمد صاحب [illegible] کا پڑپوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے [illegible] صحت والی عمر عطا کرے اور [illegible] دین و دنیا کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

([illegible] تحریک جدید)

درخواست دعا

[illegible] الٰہی بخش صاحب مرحوم آجکل بہت بیمار ہیں [illegible] کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ [illegible] لاہور

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۲۵۰

میں محمودہ بیگم زوجہ عزیز احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر جو زیور طلائی وزنی ۴ تولہ بمالیت مبلغ ۶۶۵/- روپے کی شکل میں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: محمودہ بیگم زوجہ عزیز احمد مکان نمبر ۱۰۴ سیکٹر نمبر ۵ اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۳۔

گواہ شد: خلیل احمد خالد پریذیڈنٹ حلقہ اورنگی ٹاؤن

گواہ شد: مبارک احمد جمیل سیکرٹری مال حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۳۔

مسل نمبر ۲۱۲۵۱

میں صغریٰ بیگم بیوہ عبدالحمید صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن رحمٰن پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ ۵۰/- روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ صغریٰ بیگم بیوہ عبدالحمید صاحب معرفت عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ رحمٰن پورہ لاہور

گواہ شد: غلام رسول ڈار زعیم انصار اللہ لاہور

گواہ شد: عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ موصی ۸۴۰۳ رحمٰن پورہ لاہور

مسل نمبر ۲۱۲۵۲

میں محمد عبدالرشید یحییٰ ولد میاں سراج الدین احمد صاحب قوم جٹ رانجھا پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد عبدالرشید یحییٰ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: ملک سیف الرحمٰن جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: محمود احمد زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۱۲۵۳

میں چوہدری منور احمد اختر ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ ملہی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۹۴ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

دو ایکڑ زرعی اراضی واقع چک ۲۹۴ گ ب تحصیل و ضلع لائل پور

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۷۹/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: چوہدری منور احمد اختر معرفت چوہدری محمد یعقوب مکان نمبر ۵/۲ کلیانہ ٹاؤن سرگودھا

گواہ شد: محمد یعقوب صدر موصیان سرگودھا

گواہ شد: چوہدری نذیر احمد مکان ۱۰/... ایم پی اے کیمپ سرگودھا چھاؤنی

مسل نمبر ۲۱۲۵۴

میں مبارکہ بنت چوہدری غلام رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۸/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامتہ: مبارکہ بنت چوہدری غلام رسول صاحب دارالصدر غربی الف ربوہ۔

گواہ شد: عطاء اللہ ایم۔ اے صدر موصیان دارالصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد: رقیہ صادق صدر لجنہ دارالصدر غربی الف ربوہ۔

گواہ شد: سعیدہ احسن لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۱۲۵۵

میں شیخ عبدالقادر خادم ولد شیخ سکندر علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شیخ عبدالقادر خادم ولد شیخ سکندر علی صاحب گلی نمبر ۵ انارکلی بازار لائل پور

گواہ شد: مبشر احمد ایم۔ اے سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لائل پور

گواہ شد: شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ لائل پور

مسل نمبر ۲۱۲۵۶

میں نذیراں بیگم زوجہ شیخ عبدالقادر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ مبلغ ۱۰۰/- روپے

۲۔ کانٹے طلائی جوڑی وزنی ایک تولہ قیمت ۴۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: نذیراں بیگم زوجہ شیخ عبدالقادر صاحب گلی نمبر ۵ انارکلی بازار لائل پور

گواہ شد: مبشر احمد ایم۔ اے سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لائل پور

گواہ شد: شیخ عبدالقادر خادم خاوند موصیہ لائل پور۔

"قائدین خدام الاحمدیہ کے جملہ چندہ جات بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ارسال فرمائیں۔"
(مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ محنت سے کام کرے گا اور اپنے آپ کو ہر کام کا ذمہ دار سمجھے گا

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ہماری جماعت کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ محنت سے کام کرے گی اور عقل سے محنت کرے گی اور پھر اپنے آپ کو ہر کام کے نتیجہ کا ذمہ دار قرار دے گی۔ یہ ہیں تو ایک ہی چیز کے تین حصے۔ لیکن یہ تین درجے ہیں اول یہ کہ محنت سے کام کیا جائے۔ لیکن صرف محنت کے ساتھ کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک محنت عقل سے نہ کی جائے اور عقل سے محنت کبھی نہیں کی جا سکتی جب تک کہ انسان اپنے آپ کو نتائج کا ذمہ دار قرار نہ دے۔ اگر کسی کا دل یہ محسوس کرتا ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ قوم کے سامنے ہزار بہانے بنا سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ اپنی عزت بچا سکتا ہے اور اپنی شہرت اور مقام کو محفوظ رکھ سکتا ہے تو وہ یقیناً پوری محنت نہیں کرے گا کیونکہ کسی کام کو محنت سے کرنے کے بڑے بڑے (INCENTIVE) یعنی محرک اور سبب دنیا میں یہی ہوتے ہیں کہ انسان چاہتا ہے کہ اس کام کے نتیجہ میں وہ سرخروئی حاصل کرے۔ وہ اپنی قوم اور اپنے مالک کے سامنے سرخروئی حاصل کرے اور ارد گرد کے لوگوں میں عزت حاصل کرے اگر یہ محرک نکال دو یا باوجود ناکامی کے اس چیز کا کوئی اور سبب قرار دو تو انسان محنت نہیں کرے گا وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آگ دی گئی ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ انبیاء اور مصلح تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدائشی طور پر ایک آگ لے کر آتے ہیں۔ انہیں کسی کے سکھانے اور تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے اندر ایک آگ ہوتی ہے جس کے ذریعہ وہ دنیا کے اندر ایک تغیر پیدا کر دیتے ہیں جنہیں انقلابی وجود بنا دیا یا جنہیں خدا تعالیٰ نے آگ دے دی سو دے دی۔ لیکن اگر کسی کو دنیا میں تربیت سے انقلابی وجود بنانا ہو تو وہ بغیر کسی ذریعہ کے نہیں بنے گا۔ اور وہ ذریعہ انسان کا عمل ہی ہے کہ انسان کے اندر یہ احساس ہو کہ اگر اس کی محنت بار آور ہوگی تو عزت پا جائے گا وہ سرخروئی حاصل کرے گا۔ اور اگر ناکام رہا تو قوم اس کی زبان کے سارے بہانے رد کر دے گی اور کہے گی کہ یہ شخص کذاب ہے اس نے ہماری قوم کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ جس شخص کے اندر یہ احساس موجود ہے وہ کامیاب ہو جائے گا اور جس شخص کے اندر یہ احساس نہیں وہ جانتا ہے کہ اس کی قوم بے وقوف ہے اور اپنی ناکامی کی صورت میں وہ اسے دھوکہ دے سکتا ہے یا اس کی قوم میں بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو سستی تعریف حاصل کرنے کے عادی ہیں اگر ناکامی کی صورت میں قوم نے اسے سزا دی تو اس قسم کے لوگ ان کی سفارش لے کر افسران بالا کے پاس چلے جائیں گے اب اگر وہ لوگ دیانتدار ہیں اور سفارش کرنے والے بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اس قسم کی سفارشات کو رد کر دیں گے اور قومی مفاد کو انفرادی مفاد پر ترجیح دیں گے تو پھر بھی سفارش کرنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ بات افسر نے تو ماننی نہیں ہاں اگر ہم سفارش لے کر اس کے پاس چلے جائیں گے تو ہم لوگوں میں مقبول ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ بد دیانت ہیں تو اس قسم کے طرز عمل سے قوم کا بیڑہ غرق ہو گا۔ کیونکہ جب بھی کسی قوم کے افراد کے اندر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ کام کا نتیجہ ان کی طرف منسوب نہیں ہو گا بلکہ وہ ناکامی کی صورت میں نتیجہ کو خدا تعالیٰ یا پھر قسمت کی طرف منسوب کر دیں گے یا کسی نامعلوم عنصر کی طرف منسوب کر دیں گے اور اس طرح ان کی پردہ پوشی ہو جائے گی تو پوری جدوجہد کا احساس کبھی بھی ان میں پیدا نہیں ہو گا پس جماعت یہ فیصلہ کرے کہ اس نے محنت کرنی ہے اور پھر محنت صحیح کرنی ہے اور پھر وہ یہ فیصلہ بھی کر لے کہ اگر اس کے کسی کام کا نتیجہ خراب نکلا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ جدوجہد صحیح طور پر نہیں ہوئی یہ کہہ دینا کہ اب خدا تعالیٰ نے کیا ہے اول درجہ کا جھوٹ ہے خدا تعالیٰ کسی کام کا خراب نتیجہ نہیں نکالتا اگر اس کے کام کا خراب نتیجہ نکلا ہے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے اگر تم ایسا کرو تو تمہارے اندر ایک آگ اور ولولہ پیدا ہو جائے گا۔ تمہاری جدوجہد بہت زیادہ تیز ہو جائے گی۔"

(مشعل راہ صفحہ ۸۲۱، ۸۲۲)

محترم شیخ فیض الرحمن صاحب کپورتھلوی وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

میرے حقیقی چھوٹے بھائی عزیز شیخ فیض الرحمن صاحب پنشنر انسپکٹر بیت المال جو موصی تھے آج کل نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ میں رہائش رکھتے تھے مورخہ ۲۸/۶/۷۳ کو دو بجے شب مختصر علالت کے بعد بعمر قریباً ۷۰ سال اچانک وفات پا گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۹/۶/۷۳ کو ساڑھے سات بجے صبح گولبازار میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد سید مبارک محمود صاحب سیکرٹری کارپرداز مقبرہ بہشتی نے دعا کرائی۔ برادر مذکور سلسلہ کے خادم اور نہایت دعا کرنے والے تھے نہایت سادہ اور ملنسار وجود تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور حصہ آمد وصیت کے باقاعدہ ادا کرنے والے تھے اور سلسلہ کے سچے خادم اور خلافت کے عاشق تھے۔ پس ماندگان میں چار لڑکیاں اور ایک پسر ہے بڑی لڑکی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے باقی تین بچوں کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ ایک بیوہ ہے جو کئی سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(عاجز شیخ عبد الرحمن کپورتھلوی صالحہ منزل ۹/۱۴ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

دعائے نعم البدل

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے عزیز عبد الکریم زاہد ایم ایس سی کو ۱۵/۲/۷۳ کو بیٹی بچی عطا فرمائی تھی جو ۵/۳/۷۳ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (صوبیدار صوفی رحیم بخش گلشن پارک جنگل اوپرہ لاہور)

آج
اتوار ہے
دانتوں کے معائنہ کا دن
اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں
مسوڑھے خراب ہوں تو پائیوریا کیور -/۱۰
دانتوں میں گھن وغیرہ ہو تو کیریز کیور -/۱۰
دانت درد ہو تو ٹوتھ کیور -/۲
فوری اور مستقل علاج
دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ
تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶
پروڈکشن برانچ ۶۱

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
کی تیار کردہ ہاضمہ کی بہترین پھکی۔ پیٹ درد نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے
خوشنما پیکنگ ہر جگہ دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۷